

ششماہی ”السیرۃ العالمی“ کراچی

نبی اکرم ﷺ شفیع معظم سر اہل لطف و کرم نور مجسم سیدنا مولانا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ اکمل الخیرۃ و افضل الثناء کی ذات والا نشان سے ایک مؤمن کے لیے جس طرح دنیا میں تمام لائق محبت ذات و اشیاء حتیٰ کہ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت رکھنا اور اس خواجہ شہب کی عزت و ناموس رسالت پر کٹ مرنا بظاہر حدیث نبوی کمال ایمان کیلئے شرط ہے اس لیے کہ عقلی و نقلی طور پر محبت کے جملہ دواعی و اسباب اللہ کریم نے اپنے محبوب ﷺ کی ذات ستودہ صفات میں جمع فرمادیے ہیں۔

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے

سب اسی زلف کے اسیر ہوئے

اسی طرح آپ ﷺ کی بے مثال حیات طیبہ، شاکل حسنہ، اخلاق عظیمہ، عادات کریمہ، معمولات شریفہ، مقامات عالیہ، احوال قدسیہ، آپ ﷺ کا طرز زندگی، اسوہ حسنہ، آپ ﷺ کی معیشت، معاشرت، معاملات، تعلیمات، باہمی تعلقات، آپ ﷺ کا عدل و انصاف، آپ ﷺ کا نظام ریاست و حکومت اور آپ ﷺ کے غزوات وغیرہ جسکو عام اصطلاح میں ”سیرت نبوی ﷺ“ کہا جاتا ہے، سے واقفیت اور آگاہی کے بغیر اس آخری شریعت اور کامل و اکمل دین کی سمجھ نہیں آسکتی جس کو لیکر آپ ﷺ دنیا میں مبعوث ہوئے۔

مصطفیٰ برسوں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

اگر باوند رسیدی تمام بولہسی است

علاوہ ازیں تھوڑی دیر کیلئے اگر خالصتاً نبوی اور مادی نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے اور تاریخ اسلامی پر نظر ڈالی جائے تو واقعات و شواہد یہی بتاتے ہیں کہ دنیا میں ظلم و ناانسانی، جسکی لاشکی لاٹھی اس کی پھینس کا ظالمانہ قانون، من حیث التوم اقتصادی ترقی و معاشی خوشحالی کی جگہ عام بھوک و افلاس اور تنگدستی، عزت و آبرو اور جان و مال کا محفوظ نہ ہونا، معاشرتی امن و سکون کا ختم ہو جانا، خود ساختہ استحصالی غیر منصفانہ قانون و آئین اور غیر فطری حد تک معاشی و معاشرتی تفاوت اور عدم توازن جیسی بنیادی خرابیوں کو ختم کرنے اور دنیا میں ہمہ جہتی خیر اور بھلائی، عزت و آبرو، نبوی و انفرادی سعادتوں اور کامیابیوں کے

حصول کیلئے بھی سیرت طیبہ اسوہ حسنہ اور تعلیمات نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی پیروی ضروری ہے۔ جس کی طرف شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ نے یوں توجہ دلائی تھی

مقام خویش اگر خواہی دریں دیر
حقِ دل بہدور اہِ مصطفیٰ رو

اس بات پر انسانی تاریخ گواہ ہے کہ جو زندگی انبیاءِ علیہم السلام کے مقدس اور کامل بلکہ اکمل اسوہ حسنہ سے جتنی دور رہی اتنی ہی بہت بے وقعت اور ٹھکی رہی اور جس فرد میں قوم میں ماحول اور معاشرے میں ان پائیزہ اور واجب الاتباع زندگیوں کی جھلک نظر آئی وہاں سعادت و فلاح کی قدیلیں روشن ہوئیں اور ہر محو نیکی کے پھول کھلے۔ انسانیت کے ، ناؤ اور اگلا کا انحصار صرف اور صرف پیغمبرانہ تعلیمات سے قرب اور دوری پر ہے اور یہ وہ کلیہ ہے جس میں کوئی استثناء نہیں۔

ہمارا اس بات پر پختہ ایمان اور یقین ہے کہ انسان جب تک اللہ کریم کے آخر الزمان اور رحمتہ للعالمین نبی ﷺ کے آستانہ پر نہیں جھکے گا دنیا میں طرح طرح کے مصائب و آلام اور مسائل کا شکار رہے گا۔ وہ زندگی میں امن و سکون خوشحالی معاشی و معاشرتی عدل و انصاف کبھی نہیں پاسکے گا۔ دنیا اس سراج منیر سے جب تک روشنی حاصل نہیں کرے گی مختلف قسم کی تاریکیوں میں ٹانک ٹوئیاں مارتی رہے گی اور جب تک تعلیمات و ہدایات نبوی پر عمل پیرا نہیں ہوگی ہمہ جتنی فوز و فلاح کی مبارک منزل سے دور رہے گی۔

ہیکانوں پر ایوں اور منکرین رسالت سے کیا شکوہ کرنا اصل افسوس تو امت مسلمہ پر ہے جو اس واضح حقیقت سے مسلسل چشم پوشی کر رہی ہے۔ پیغمبر اعظم و آخر ﷺ کے نام لیا ہونے آپ کی محبت کا دم بھر نے آپ کی یاد میں کانفرنسیں محافل اور جلسے جلوس منعقد کرنے اور ان میں بڑے جوش و خروش سے بلند بانگ دعوے کرنے اور نعرے لگانے ہر سال گنبد خضریٰ پر حاضر ہو کر عقیدت و محبت رسول ﷺ کے اظہار کے باوجود نہ ہمارے پاس سیرت طیبہ کو سمجھنے کیلئے وقت ہے اور نہ ہم انفرادی اجتماعی گھریلو کاروباری عدالتی سماجی قومی اور حکومتی سطح پر اسوہ رسول ﷺ کو اپنانے کیلئے تیار ہیں۔ اور پھر مزید المیہ یہ کہ ہمیں اس دنیوی و اخروی نقصان کا احساس بھی نہیں۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

ایسے افسوسناک اور اندوہ ناک حالات میں اللہ کریم جزائے خیر عطا فرمائے خانوادۂ نبوت کے

قابل صدا احترام فرد جناب سید فضل الرحمن، گرامی قدر سید عزیز الرحمن اور دوسرے مجلس ادارت و مشاورت کے لائق ستائش اہل علم زوار اکیڈمی ناظم آباد کراچی کو کہ انہوں نے امت مسلمہ کو سیرت طیبہ علی صا حبہا الصلوٰۃ والسلام کا بھولا ہوا سبق یاد دلانے کے عظیم اور اہم کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔

اس کار از تو آید و مرداں اسیں چنیں کنند

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ برصغیر پاک ہند میں طبع ہونے والے رسائل و جرائد میں ہمیشہ سیرت طیبہ پر گراں قدر علمی مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ اور متعدد رسائل و جرائد کے باذوق مدیران کرام نے ”رسول نمبر“ کے پیارے عنوان سے بڑی محنت عرق ریزی اور خلوص و محبت سے وقتاً فوقتاً خصوصی شمارے بھی شائع کیے جنکی تفصیل اور قابل قدر مختصر تعارف زیر تبصرہ شمارے میں موجود ہے۔ مگر راقم کی معلومات کی حد تک کوئی پرچہ بطور خاص سیرت طیبہ کا نقیب، خالصتا تعلیمات نبوی کا ترجمان اور خصوصی طور پر حیات واسوہ رسول ﷺ کے گونا گوں اور عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ایمان افروز پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لیے مختص نہ تھا۔ ”السیرۃ العالمی“ کے نائب مدیر جناب سید عزیز الرحمن نے تو ایک مکتوب میں یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ خالصتا سیرت نبوی پر شائع ہونے والا یہ دنیا کا پہلا شمارہ ہے۔ بہر کیف ششماہی ”السیرۃ العالمی“ کی اشاعت کا آغاز کر کے محترم جناب سید فضل الرحمن نے بلا مبالغہ ایک اہم کارنامہ سرانجام دیا ہے اور رسائل کے میدان میں ایک بہت بڑے خلا اور کمی کو پورا کیا ہے۔ جزاءم اللہ خیرا۔

۳۲۸ صفحات پر مشتمل ”السیرۃ العالمی“ کا زیر تبصرہ یہ پہلا شمارہ نفیس کاغذ، معیاری کمپوزنگ، عمدہ طباعت اور جاذب نظر ٹائٹل جیسی ظاہری خوبیوں کا ہی حامل نہیں بلکہ معنوی اعتبار سے بھی ماشاء اللہ سیرت طیبہ کے حوالے سے علمی و تحقیقی مضامین کا مجموعہ اور گلشن سیرت کے چند سدا بہار اور مشک آمیز پھولوں کا خوب صورت گلدستہ ہے۔ اللہ کرے اس کا یہ علمی و تحقیقی معیار آئندہ بھی قائم رہے۔

جہاں تک زیر تبصرہ شمارے میں شائع شدہ سارے مضامین میں سے ہر ایک مضمون کے تفصیلی تجزیہ کا تعلق ہے تو ظاہر ہے ان سطور میں مشکل ہے۔ پھر یہ حقیقت بھی اظہر من الشمس ہے کہ سیرت طیبہ کے کسی بھی موضوع پر کوئی بڑے سے بڑا فاضل مضمون نگار یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے اس موضوع کا حق ادا کر دیا ہے کیونکہ یہاں تو معاملہ یہ ہے کہ ”لا تفتنی عجائبہ“ (مشکوٰۃ) یعنی قرآن اور صاحب قرآن بلکہ یوں کہیے کہ مدینہ منورہ کی پاک گلیوں میں چلنے پھرنے والے اور اس وقت گنبد

خضریٰ کے مکین مجسم قرآن کی سیرت اور اخلاق کے عجیب و غریب پہلو کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ جس کا اعتراف شیخ سعدی جیسے نامی گرامی سنخوڑ نے یوں کیا تھا۔

نہ حسش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں
ہمیر دتشنہ مستستی و دریا ہم چناں باقی

التبہ ان مضامین کے بارے میں یہ بات ضرور کہی جاسکتی ہے کہ فاضل مضمون نگاروں نے اپنے موضوع کے حوالے سے کافی حد تک معلومات باہم پہنچا دی ہیں اور خاصا مواد جمع کر دیا ہے۔ اللہ کریم ان سب کی اس مخلصانہ سعی کو قبول فرمائے۔ زیر تبصرہ شمارہ کا ایک مقالہ تو بطور خاص بالکل انوکھا لائق تحسین اور قابل داد ہے اور وہ ہے جناب پروفیسر ظفر احمد (صدر شعبہ اسلامیات، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور) کا السیرۃ النبویہ۔“ توقیتی تضادات کا جائزہ “ جس میں انہوں نے اپنی خدا داد تخلیقی استعداد اور باکمال ذہنیت سے شمس و قمری تقویم کے ایسے عجیب و غریب اور دلچسپ حسابی اصول دکھائے ترتیب دے ہیں کہ ان کی مدد سے صدیوں پہلے ہونے والے کسی بھی اہم تاریخی واقعے کے صحیح دن تاریخ اور سال کا تعین کیا جاسکتا ہے۔ ان کی اس انوکھی کاوش کی بنیاد بطور خاص نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے اہم واقعات کے وقوع کے دن ہیں۔ موصوف نے ان توقیتی اختلافات کو دور کرنے اور ان میں تطبیق پیدا کرنے کی کامیاب اور قابل قدر کوشش کی ہے۔ البتہ موصوف کے ان حسابی ضابطوں اور جمع تفریق کو سمجھنے کیلئے ریاضی سے مَس ہو نا ضروری ہے۔ اسی طرح ”پیغام سیرت“ کے عنوان سے جناب مدیر صاحب کا ادارہ بھی خاصا علمی اور فکر انگیز ہے۔

راقم کے ناقص خیال میں زیر تبصرہ پرچے ’السیرۃ العالمی‘ کے پہلے ہی شمارے میں اگر زوار اکیڈمی کی مطبوعات خصوصاً فاضل مدیر کی تصنیفات کے اشتہارات نہ ہوتے تو زیادہ مناسب ہوتا کیونکہ ان چیزوں سے قاری کے ذہن میں یہ شیطانی وسوسہ بھی آسکتا ہے کہ سیرت طیبہ کے حوالے سے اس کاوش کے پیچھے کہیں زوار اکیڈمی کی تشہیر تو مقطود نہیں؟ اگرچہ فی الواقع ایسا نہیں مگر کسی کی سوچ پر قوت قدرغن نہیں لگائی جاسکتی۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ کریم ’السیرۃ العالمی‘ کی اس منفرد کاوش کو قبول فرمائے۔ منظرین کو اس کا شاندار تسلسل قائم رکھنے اور اہل اسلام کو اس سے کما حقہ استفادے کی توفیق عطاء فرمائے۔

آمین بجاہ ظہ و یس علیہ التحیتہ والتسلیم۔

(حافظ محمد سعد اللہ)